السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔

الف۔ آپ کے دارالافتاء سے جاری کردہ ایک فتویٰ (79/1986) میں پندرہ شعبان کو روزہ رکھنے کو مستحب کہا گیا ہے۔ کیا آپ حضرات کا آخری موقف اب بھی یہی ہے؟

ب۔ آپ حضرات کے نزدیک خاص پندرہ تاریخ کی خصوصیت کے لحاظ سے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا مستحب ہے کہ نہیں؟

ج۔ پندرہ شعبان کا خاص کرنا اور صرف اس دن کا روزہ رکھنا بدعت ہے کہ نہیں؟

2۔

پندرہ شعبان کے روزے کے بارے میں شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا موقف کیا ہے؟

اصلاحی خطبات (4/268) میں مفتی صاحب کا جو موقف ذکر ہے، مفتی صاحب کا آخری موقف یہی ہے؟

دار الافتاء

3۔

الف۔ پندرہ شعبان کے روزے کے بارے میں جو حدیث ہے، اس پر تفصیلی کلام درکار ہے۔

یہ حدیث صرف ضعیف ہے یا شدید ضعیف؟

ب۔ شدید ضعیف حدیث سے استحباب ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

پندرہ شعبان کا روزہ

ایک مسئلہ شب برأت کے بعد والے دن یعنی پندرہ شعبان کے روزے کا ہے اس کو بھی سمجھ لینا چاہئے، وہ یہ کہ سارے ذخیرۂ حدیث میں اس روزے کے بارے میں صرف ایک روایت ہے کہ شب برأت کے بعد والے دن روزہ رکھو۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے لہٰذا اس روایت کی وجہ سے خاص اس پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ پورے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے یعنی یکم شعبان سے ستائیس شعبان تک روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لیکن ۲۸ اور ۲۹ شعبان کو حضور ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو۔ تاکہ رمضان کے روزوں کے لئے انسان نشاط کے ساتھ تیار رہے، لیکن یکم شعبان سے ۲۷ شعبان تک ہر دن روزہ رکھنے میں فضیلت ہے، دوسرے یہ کہ یہ پندرہ تاریخ ایامِ بیض میں سے بھی ہے اور حضور اقدس ﷺ اکثر ہر ماہ کے ایامِ بیض میں تین روزے رکھا کرتے تھے

یعنی ۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ تاریخ کو لہٰذا اگر کوئی شخص ان دو وجہ سے ۱۵/ تاریخ کا روزہ رکھے، ایک اس وجہ سے کہ یہ شعبان کا دن ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ یہ ۱۵/ تاریخ ایامِ بیض میں داخل ہے، اگر اس نیت سے روزہ رکھ لے تو انشاء اللہ موجب اجر ہوگا، لیکن خاص پندرہ تاریخ کی خصوصیت کے لحاظ سے اس روزے کو سنت قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں، اسی وجہ سے اکثر فقہاء کرام نے جہاں مستحب روزوں کا ذکر کیا ہے وہاں محرم کی دس تاریخ کے روزے کا ذکر کیا ہے، یوم عرفہ کے روزے کا ذکر کیا ہے لیکن ۱۵/ شعبان کے روزے کا علیحدہ سے ذکر نہیں کیا، بلکہ یہ فرمایا ہے کہ شعبان کے کسی بھی دن روزہ رکھنا افضل ہے، بہرحال اگر اس نقطۂ نظر سے کوئی شخص روزہ رکھ لے تو انشاء اللہ اس پر ثواب ہوگا، باقی کسی دن کی کوئی خصوصیت نہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہر معاملے کو اس کی حد کے اندر رکھنا ضروری ہے ہر چیز کو اس کے درجہ کے مطابق رکھنا ضروری ہے، دین اصل میں حدود کی حفاظت ہی کا نام ہے۔ اپنی طرف سے عقل لڑا کر آگے پیچھے کرنے کا نام دین نہیں، لہٰذا اگر ان حدود کی رعایت کرتے ہوئے کوئی شخص روزہ رکھے تو بہت اچھی بات ہے، انشاء اللہ اس پر اجر و ثواب ملے گا، لیکن اس روزے کو باقاعدہ سنت قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ (اصلاحی خطبات 4/268)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

پندرویں شعبان کو روزہ رکھنا مستحب ہے اور درج ذیل حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کیلئے ضعیف حدیث بھی کافی ہے، اس کے علاوہ پندرہ شعبان ایام بیض میں سے بھی ہے، لہذا پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

سنن ابن ماجه (1/ 444)

: - قال رسول الله صلى الله عليه و سلم (إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها .... قال الشيخ الألباني : ضعيف

حدا————————والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

الجواب صحیح

[signature]

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/ رمضان/ ۱۴۳۹ھ

۶ / مئی/ 2018ء

محمد طیب اشرف

[signature]

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/ رمضان/ ۱۴۳۹ھ

۴ جون/ مئی/ 2018ء

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۱۹/۹/۱۴۳۹ھ

[stamp: دار الافتاء — ۷۹/۱۹۸۶]

[stamp: نائب مفتی]

الجواب حامداً ومصلیاً

اصلاحی خطبات میں حضرت شیخ الاسلام حفظہ اللہ تعالی نے جو نصفِ شعبان کے روزہ کے متعلق اور اس کی جو حیثیت بیان فرمائی ہے، یہ حضرت حفظہ اللہ تعالی کا بھی موقف ہے، اور دار الافتاء سے عام طور پر اسی کے مطابق جواب جاری ہوتا ہے، اور مذکورہ حدیث میں شدید ضعف ہے، جس سے خصوصی طور پر نصف شعبان کے روزہ کا استحباب ثابت کرنا درست نہیں ہے، لھذا منسلکہ فتویٰ (جس میں استحباب کو مذکورہ حدیث پر استوار کیا ہے) دار الافتاء کے عام موقف کے مطابق نہیں ہے، تاہم حتمی طور پر اس کو بالکل غلط یا باطل نہیں کہہ سکتے۔

لكنه ضعيف جداً كما ستعرف، والإباحة والندب من الأحكام الخمسة الشرعية، ولا يعمل بالضعيف في الأحكام، كما تقرر في موضعه، وأما في الفضائل فيعمل به، لكن بشروط ثلاثة لا يوجد شيء منها ههنا، فإن هذا الحديث شديد الضعف، وليس هو بمندرج تحت أصل معمول به، ولا يعتقد الاحتياط أحد ممن يعمل به، بل يعتقد ثبوته، كما هو الظاهر من حال من يصوم ذلك اليوم. هذا، وقد استدل لذلك بالأحاديث التي فيها الندب إلى صيام أيام البيض، ولا يخفى بطلانه، فإن المطلوب هو استحباب صوم يوم واحد فقط أي الخامس عشر من شعبان خاصة، وأين هذا من الندب إلى صيام ثلاثة أيام أي البيض من كل شهر. (مرعاة المفاتيح)

وإسناده ضعيف، وابن أبي سبرة هو أبو بكر بن عبد الله بن محمد بن سبرة مفتي المدينة وقاضي بغداد ضعيف، وإبراهيم بن محمد هو ابن أبي يحيى ضعفه الجمهور (عمدة القاري)

(فمن الأحاديث الشديدة الضعف) ما رواه ابن ماجه في فضل صوم يوم النصف عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها، فإن الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى السماء الدنيا (الفتح الرباني). والله تعالى اعلم

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۲۰/۹/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۱۹/ رمضان المبارک/۱۴۴۵ھ
۳۰/ مارچ/۲۰۲۴ء

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴
۱۵/ رمضان المبارک/۱۴۴۵ھ
۲۶/ مارچ/۲۰۲۴ء

دار الافتاء